خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 13-اکتوبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 226 | سوموار 9 جمادی الثانی 1418ھ 13 اخاء 1376ہش 13 اکتوبر 1997ء

ذکر الٰہی سے اطمینانِ قلب ہوتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ و طہارت میں ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں (-) اس وقت وہ خداتعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے۔ اور اس کی وراء الوراء طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے پھر اس کے دل پر کوئی ہم و غم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 355)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو اتقّا تین قسم کا ہوتا ہے۔ پہلی قسم اتقا کی علمی رنگ رکھتی ہے۔ یہ حالت ایمان کی صورت میں ہوتی ہے۔ دوسری قسم عملی رنگ رکھتی ہے۔ جیسا کہ (وہ عبادت قائم کرتے ہیں) میں فرمایا ہے۔ انسان کی وہ (عبادتیں) جو شبہات اور وساوس میں مبتلا ہیں۔ کھڑی نہیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے (وہ پڑھتے ہیں) نہیں فرمایا بلکہ (وہ قائم کرتے ہیں) فرمایا۔ یعنی جو حق ہے اس کے ادا کرنے کا۔ سنو! ہر ایک چیز کی ایک علت غائی ہوتی ہے۔ اگر اس سے رہ جاوے تو وہ بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک بیل جو قلبہ رانی کے واسطے خریدا گیا ہے۔ اپنے منصب پر اس وقت قائم سمجھا جاوے گا' جب وہ کر کے دکھا دے' لیکن اگر اس کی غرض و غایت کھانے پینے ہی تک محدود رہے' تو اپنی علت غائی سے دور ہے اور اس قابل ہے کہ اس کو ذبح کیا جاوے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 287)

انسانی فطرت کی ہر صلاحیت بھلائی کیلئے دی گئی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں بے شمار صلاحیتیں ودیعت کی ہیں اور ہر وہ طاقت انسان کو دی گئی ہے جس سے وہ ہر دو جہان کی ہر چیز سے خدمت لے لیکن خداتعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت بھی دی ہے کہ جہاں وہ اپنی طاقتوں کا صحیح استعمال کر سکتا ہے وہاں غلط استعمال بھی کر سکے اور باوجود اس کے کہ اگر وہ چاہے تو غلط راہوں کو اختیار کر سکتا ہے وہ اپنے رب کی رضا کی خاطر غلط راہوں کو اختیار نہ کرے بلکہ صحیح راستوں پر چلے' صحیح راستوں پر چلنا یہ ہے کہ جس غرض کے لئے کوئی طاقت دی گئی ہے اسی غرض کے لئے اسے خرچ کیا جائے۔ انسانی فطرت کی ہر صلاحیت خداتعالیٰ نے انسان کی بھلائی کے لئے اسے دی ہے لیکن چونکہ اس نے خداتعالیٰ سے بے انتہا نعمتوں کو حاصل کرنا تھا اور اپنے رب کریم کے انعامات پانے تھے اس لئے اسے ایک دائرہ کے اندر یہ اختیار دیا کہ وہ اپنی مرضی سے خداتعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں کو اختیار کرے۔ اس پر کوئی جبر نہیں ہے کیونکہ ہماری عقل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جو کام جبر کے نتیجہ میں کیا جائے اس پر کوئی انعام نہیں ملا کرتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سزا سے بچ جاتا ہے۔ مثلاً انسان کے علاوہ دنیا کی ہر چیز اور خود انسان کے جسم کے مختلف حصے بھی ہزاروں کام جبراً کر رہے ہیں۔ خداتعالیٰ جو حکم کرتا ہے اس کے مطابق وہ کام کر رہے ہیں مگر انسان کو ایک خاص دائرہ میں آزادی دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسانی فطرت میں یہ جو چیز رکھی ہے کہ وہ چاہے تو نیکی کی راہ کو اختیار کرے اور چاہے تو نیکی کی راہ کو اختیار نہ کرے اسے جو آزادی دی ہے اس کی وجہ سے وہ ھلوع ہے ھلوع کے معنی عربی زبان میں یہ بھی ہیں کہ جن نیکیوں پر صبر کی ضرورت تھی اس پر اس نے صبر نہ کیا اور یہ بھی ہیں کہ جن عطایا کے صحیح استعمال سے اس نے اپنے خدا سے خیر حاصل کرنی تھی خداتعالیٰ کی عطا کردہ ان صلاحیتوں اور اس کے عطا کردہ انعامات کو ایسے طریق پر خرچ نہیں کیا کہ وہ خداتعالیٰ کا انعام حاصل کر سکے۔

(از خطبہ 24۔نومبر 1978ء)

خداتعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب ربوہ کے داماد عزیزم محی الدین عباسی صاحب کی والدہ محترمہ اہلیہ مکرم ماسٹر امین الدین عباسی صاحب کراچی (وفات یافتہ) بقضائے الٰہی مورخہ 8-10-97 کو لندن میں وفات پاگئی ہیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری عبدالشکور خان صاحب مقیم جرمنی کو مورخہ 1-10-97 کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے شائلہ نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھگڑی مربی سلسلہ (وفات یافتہ) کی پوتی اور مکرم ملک شمس الاسلام صاحب سابق صدر قانون گو گلگشت کالونی ملتان کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر' نیک اور سعادت مند بنائے۔

○ مکرم محمود الرحمان انور صاحب مقیم زیورک سوئٹزرلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام شعیب انور تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر انعام الرحمان صاحب انور (سکھر میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے) کا پوتا اور مکرم شیخ سمیع اللہ صاحب کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد صاحب اولکھ نائب ناظم اصلاح و ارشاد شیخوپورہ شہر کی والدہ محترمہ بلڈ پریشر کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں

کامیابی

○ مکرم کرنل چوہدری مبشر احمد صاحب کے بیٹے عامر مبشر صاحب نے اے لیول کا امتحان کیمبرج یونیورسٹی سے بیکن ہاؤس سکول اسلام آباد کی وساطت سے نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے۔ انہوں نے انگلش فزکس اور کیمسٹری میں اے گریڈ اور بیالوجی میں بی گریڈ حاصل کیا ہے۔ احباب سے عزیز کے لئے مزید دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13 اخاء 1376 ہش 13 اکتوبر 1997ء

اعلیٰ اخلاق کی تلقین کیجئے

انسانی زندگی کے کسی شعبے کو بھی لے لیجئے' یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ دنیا کے سب لوگ اس شعبہ میں ایک جیسے ہیں۔ کوئی کم اور کوئی زیادہ۔ کسی کے پاس کچھ تھوڑا ہے اور کسی کے پاس کچھ زیادہ ہے۔ کوئی بہتر حالات میں سے گزر رہا ہے اور کوئی ابتر حالات میں سے۔ ہر شخص دوسرے شخص سے مختلف زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور اسی لئے اس بات کی ضرورت پڑتی ہے کہ ان کو آپس میں قریب تر لانے کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جائے۔ اختلاف پوری طرح تو نہیں مٹ سکتا۔ لیکن کم تو کیا جا سکتا ہے۔ ایک شخص بہت امیر ہے اور دوسرا بہت غریب۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ بہت غریب کو فوری طور پر بہت امیر کے برابر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ان دونوں کو ایک دوسرے کے قریب تو لایا جا سکتا ہے۔ بہت امیر اپنی دولت غریبوں کے لئے خرچ کرے تو یقیناً غریبوں کا احساس بھی کم ہو گا اور ان کی غربت بھی کم ہو گی۔ اسی طرح جہاں تک علم کا تعلق ہے کچھ لوگ بہت زیادہ عالم ہیں اور کچھ لوگ بالکل ان پڑھ۔ ان کو بھی ایک دوسرے کے قریب لانے کی ضرورت ہے۔ اگر عالم اپنا علم تقسیم کرے تو یقیناً وہ لوگ جو ان پڑھ ہیں انہیں بھی کسی حد تک علم حاصل ہو جائے گا۔ غرضیکہ انسانی زندگی میں تفاوت کو دور کرتے رہنے کی کوشش ہمیشہ جاری رہنی چاہئے۔

ایک بات خاص طور پر ضروری ہے کہ کوشش کی جائے وہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے اخلاق کی طرف نظر رکھی جائے۔ اس بات کی ہمیشہ تلقین کی جائے کہ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی کوشش کرو۔ انہیں بتایا جائے کہ اخلاق بہتر کس طرح بن سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی مدد کی جائے۔ تو یقیناً ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے ہم سب کے سب اپنے اخلاق کو بہتر بنا سکیں گے اور اخلاق کو بہتر بنانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ جہاں لوگ اکٹھے رہتے ہیں۔ اور یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ اکٹھے ہی رہنا چاہتے ہیں وہاں اچھے اخلاق کی بہت ضرورت ہے۔ کوئی ایک شخص بھی اگر ایسا ہو کہ اس کے اخلاق اچھے نہ ہوں تو سارے معاشرے کو مشکل پیش آتی ہے۔ اور اگر سب کے اخلاق اچھے ہوں۔ ایک دوسرے سے پیار و محبت کرنے والے ہوں' ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں' ایک دوسرے کی ضرورتوں کو پہچانتے ہوں' اور مدد کے لئے ہر وقت تیار رہیں تو یقیناً یہ معاشرہ جنت نظیر بن سکتا ہے۔

پس اخلاق کے متعلق تلقین کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اخلاق کے متعلق تلقین کی جائے تو اس کا دراصل مطلب یہ ہے کہ جو باتیں کی جانی چاہئیں ان کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی جائے اور جو باتیں ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے کسی صورت بھی نہ کی جائیں ان کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ لیکن صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ توجہ دلائی جائے۔ کیونکہ انسانی فطرت یہ ہے کہ جب وہ کسی میں تضاد دیکھتی ہے تو اس کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ اگر کسی کے اپنے اخلاق اچھے نہ ہوں اور وہ دوسروں کو اچھے اخلاق کی تلقین کرے۔ تو اس کی بات کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص خود ایسی باتیں نہ کرے جو پسندیدہ ہیں۔ اور ایسی کرے جو ناپسندیدہ ہیں تو لوگ اس سے بہتر طریق پر متاثر نہیں ہو سکتے۔ اس کی بات ہی نہیں سنیں گے۔ اور اگر سن لیں گے تو اس پر عمل نہیں کریں گے۔ بلکہ نہ صرف یہ کہ خود اس پر عمل نہیں کریں گے بلکہ اسے بھی برا بھلا کہنے کے درپے ہو جائیں گے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ دوسروں کو یہ بتانے کے لئے کہ پسندیدہ باتیں کی جائیں اور ناپسندیدہ باتوں سے گریز کیا جائے یہ ضروری ہے کہ کہنے والا اپنی حالت کو ایسا بنائے کہ لوگوں پر اس کی باتوں کا اثر ہو۔ وہ خود اچھی اچھی باتیں کرنے والا اور بری باتوں سے روکنے والا ہو۔ جو شخص خود دوسروں کی مدد کرتا ہے جب وہ دوسروں سے کہتا ہے کہ کسی کی مدد کی جائے تو یقیناً اس کا اثر ہوتا ہے۔ اگر کوئی کنجوس' جو دوسروں کے لئے اپنی رقم خرچ نہیں کرنا چاہتا' لوگوں سے کہے کہ دوسروں کی مدد کی جائے تو لوگ اس پر ہنسیں گے اور اس کی بات پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

پس یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ ہماری اپنی حالت درست ہونی چاہئے۔ اور اپنی حالت کو درست کرتے ہوئے ہم دوسروں کو اس بات کی تلقین کریں کہ ان کی حالت بھی درست ہو۔ یہ دونوں باتیں ضروری بھی ہیں اور ہم سب کا کرنا فرض بھی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ مجھے کیا۔ کوئی دوسرا شخص کچھ ہی کرتا پھرے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہا بلکہ ہم یہ بھی کہہ سکیں گے کہ وہ اپنے اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کر رہا۔ وہ نیکی اور پسندیدہ باتوں کی تلقین نہیں کر رہا۔

پس ہم اپنی حالت درست کرتے ہوئے دوسروں کی حالت درست کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اسی سے معاشرے میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے اور معاشرے کی بہتری کسی ایک فرد کے لئے نہیں ہوتی سب کے لئے ہوتی ہے۔ اس سے جہاں دوسرے فائدہ اٹھائیں گے۔ ہم بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور جس بات سے ہمیں خود بھی فائدہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی وہ کرنے سے گریز کیوں کیا جائے؟

پس آیئے ہم اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ سب لوگوں کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ان کے اخلاق درست کئے جائیں۔ انہیں اس بات کی تلقین کی جائے کہ وہ نیکی کے کام کریں اور برائی کے کاموں سے بچیں اور ایسا کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی حالت کو درست کرلیں۔ اگر ہماری اپنی حالت درست ہو اور ہم دوسروں سے یہ باتیں کہیں تو یقیناً وہ ہماری باتیں سنیں گے بھی اور ان پر عمل بھی کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم خود اچھے اچھے کام کرنے والے ہوں۔ برے کاموں سے پرہیز کریں۔ اور دوسروں کو اس کی تلقین کرتے رہیں۔ تلقین نہایت ضروری ہے۔ یہ ہمارا فریضہ ہے۔ اگر ہم اس فریضے کو ادا نہ کریں تو کہا جا سکتا ہے کہ ہم خود بھی جو کچھ کرتے ہیں اس کی زیادہ پذیرائی نہیں ہو گی۔ اسی سلسلے میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ (نیکی کی تلقین کرو اور برائیوں سے روکو) (ایمان والوں) کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

اے شافیٔ امراض مریضوں کا مرض ٹال
پھیلی ہوئی جھولی پہ عنایت کی نظر ڈال
ہر حرفِ دعا اپنا تری سمت جھکا ہے
اور مانگ رہا ہے تیری رحمت ترے افضال
تو سب کو شفا دے کہ ہے تو شافیٔ مطلق
ہیں ان کو علالت کے سوا اور بھی اشکال

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لیے) واقفینِ نَو کی تربیت اور والدین کی اہم ذمہ داری کے متعلق 10 فروری 1989ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"بہت سے والدین مجھے لکھ رہے ہیں کہ ان بچوں کے متعلق ہمیں کیا کرنا ہے۔ تو جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس کے دو حصے ہیں اول یہ کہ جماعت کی انتظامیہ نے کیا کرنا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ والدین نے کیا کرنا ہے؟ جہاں تک انتظامیہ کا تعلق ہے اس کے متعلق وقتاً فوقتاً میں ہدایات دیتا رہا ہوں۔ اور جو جو نئے خیال میرے دل میں آئیں یا بعض دوست مشورے کے طور پر لکھیں ان کو بھی اس منصوبے میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں تک والدین کا تعلق ہے آج میں اس ذمہ داری سے متعلق کچھ باتیں کرنی چاہتا ہوں۔

خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔ قربانیاں اور تحفے دراصل ایک ہی ذیل میں آتے ہیں۔ آپ بازار سے شاپنگ کرتے ہیں، عام چیز جو گھر کے لئے لیتے ہیں اسے باقاعدہ خوبصورت کاغذوں میں لپیٹ کر اور فیتوں سے باندھ کر سجا کر آپ کو پیش نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ تحفہ لینا ہے تو پھر دکاندار بڑے اہتمام سے اس کو سجا کر پیش کرتا ہے۔ پس قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا بعض لوگ تو مینڈھوں اور بکروں کو بھی خُوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔ انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں انسانی روح بَن ٹھَن کر تیار ہوا کرتی ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کیے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنائیں رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں (۔)۔

جہاں تک اخلاقِ حسنہ کا تعلق ہے اس سلسلہ میں جو صفات جماعت میں نظر آنی چاہئیں وہی صفات واقفینِ نَو میں بھی نظر آنی چاہئیں بلکہ ان میں وہ بدرجہ اولیٰ نظر آنی چاہئیں۔ ان صفاتِ حسنہ یا اخلاق سے متعلق مختلف خطبات میں آپ کے سامنے مختلف پروگرام رکھتا رہا ہوں۔ ان سب کو ان بچوں کی تربیت میں خصوصیت سے پیشِ نظر رکھیں۔ خلاصۃً ہر واقفِ زندگی بچہ جو وقفِ نَو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہئے جس طرح RADIATION کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی ماں کی بانہوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ (۔) اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان (والدین) کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہو گی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہو گا اور احتیاط کرنی ہو گی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے اور اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو بہرحال آپ نے پورا کرنا ہے اس لئے ایسے گھروں کے ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جانے چاہئیں۔ قناعت کے متعلق میں نے کہا تھا، اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے عقل اور فہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے غرض دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

علاوہ ازیں بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔ تُرش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ تُرش رو واقفینِ زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ خطرناک فتنے پیدا کر دیا کرتے ہیں اس لیے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی بات کو برداشت کرنا، یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

(۔) ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہئے جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سُنیں اور تحمل کا ثبوت دیں۔ جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو تحمل کا ایک یہ بھی تقاضا ہے کہ ایکدم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو بچپن ہی سے طبیعتوں میں اور عادتوں میں رائج کرنی پڑتی ہیں۔ اگر بچپن سے یہ عادتیں پختہ نہ ہوں تو بڑے ہو کر بعض دفعہ ایک انسان علم کے ایک بہت بلند معیار تک پہنچنے کے باوجود بھی ان عام سادہ سادہ باتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی سے کوئی سوال کیا جاتا ہے تو فوراً جواب دیتا ہے۔ خواہ اس بات کا پتہ ہو یا نہ ہو۔ پھر بعض دفعہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک بات پوچھی اور جس شخص سے پوچھی گئی ہے اس کے علم میں یہ تو ہے کہ یہ بات ہونے والی تھی لیکن یہ علم میں نہیں ہے کہ ہو چکی ہے۔ اس کے باوجود بسا اوقات وہ کہہ دیتا ہے کہ ہاں ہو چکی ہے۔ واقفینِ زندگی کے اندر یہ چیز بہت بڑی خرابی پیدا کر سکتی ہے۔

(۔) بعض بچے شوخیاں کرتے ہیں اور چالاکیاں کرتے ہیں اور ان کو عادت پڑ جاتی ہے وہ دین میں بھی پھر ایسی شوخیوں اور چالاکیوں سے کام لیتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ ان شوخیوں کی تیزی خود انکے نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے وقف کا معاملہ بہت اہم ہے۔ واقفین کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ایک گیٹ اور بھی آئے گا جب یہ بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے۔ اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ ایک دفعہ امریکہ میں ڈزنی لینڈ میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک RIDE ایسی تھی جس میں بہت ہی زیادہ خوفناک موڑ آتے تھے اور اس کی رفتار بھی تیز تھی اور اچانک بڑی تیزی کے ساتھ مُڑتی تھی تو کمزور دل والوں کو اس سے خطرہ تھا کہ ممکن ہے کسی کا دل ہی نہ بیٹھ جائے۔ چنانچہ انہوں نے WARNINGS لگائی ہوئی تھیں کہ اب بھی واپس جا سکتے ہو اب بھی واپس جا سکتے ہو اور پھر آخری ایک وارننگ تھی سرخ رنگ میں کہ اب یہ آخری ہے اب واپس نہیں جا سکو گے۔ تو وہ بھی ایک گیٹ جماعت میں آنے والا ہے جب ان بچوں سے جو آج وقف ہوئے ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ اب یہ آخری دروازہ ہے پھر تم واپس نہیں جا سکتے اگر سودا کرنے کی ہمت ہے، اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو اور پھر کبھی واپس نہ لو، پھر تم آگے آؤ ورنہ تم اُلٹے قدموں واپس مُڑ جاؤ۔ تو ان کو اس دروازے میں داخلے کے لئے آج سے ان کو تیار کریں۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادمِ آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔ واپس نہیں مُڑا کرتا۔ ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایسی فوج خدا کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ان ہتھیاروں سے مزیّن ہو جو خدا کی راہ میں (جہاد) کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں اور پھر ان پر کامل دسترس ہو۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام واقفینِ نَو بچوں اور والدین کو ان بابرکت ارشادات کی روشنی میں کامل طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمارا ہر عمل ایسا ہو جس کی حضرت صاحب ہم سے اُمید رکھتے ہیں۔ آمین

ایک اچھی بات

ہم دنیا کے قانون سے اس لئے ڈرتے ہیں کہ اس کی گرفت میں نہ آجائیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی گرفت انسان کی گرفت سے بہت زیادہ ہے۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ کے قانون سے ڈرنا چاہئے

اعجاز احمد ایاز۔ کوٹری سندھ

اچھی مائیں

(محترمہ اہلیہ صوفی غلام محمد صاحب کاچیلو والے)

ہماری والدہ صاحبہ بہت ساری خوبیوں کی مالک تھیں دعا گو عبادات کی پابند ابھی سب افراد خانہ جاگ رہے ہوتے۔ آپ بعد عشاء فوراً سو جاتیں اور صبح سویرے اٹھ کر آخر شب کی عبادت ادا کرتیں ہمارے گھر میں دو تین بھینسیں ہر وقت موجود ہوتی تھیں اچھا خاصا دودھ ہوتا تھا خاکسار کو بھی بیدار کرتیں کہ بیٹا دودھ دوھ لو جب تک زندہ رہیں دودھ اور مکھن نہیں بیچا آپکی سخاوت کا یہ حال تھا کہ جو بھی دودھ لینے آیا اس کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا دیہات میں دودھ والے گھر سے لوگ لسی لے جاتے ہیں جو بھی لسی لینے آتیں انہیں تھوڑا سا مکھن بھی دے دیتیں کہ روٹی چپڑ لینا۔ بہت مہمان نواز تھیں خاص طور پر مرکزی نمائندوں کی بہت تواضع کرتیں کہ یہ حضرت بانی سلسلہ کے مہمان ہیں مربیان اور انسپکٹران وغیرہ مرکزی مہمان سب ہمارے ہاں قیام کرتے تھے۔ ناخواندہ تھیں مگر لڑنا جھگڑنا تو جیسے آپ نے سیکھا ہی نہیں مگر رعب بہت تھا محلے میں کچھ کپتی عورتیں بھی تھیں جب وہ لڑ رہی ہوتیں تو آپ کو دیکھ کر چپ ہو جاتیں کہ بہن آگئی ہے۔ چپ ہو جاؤ کئی سال تک چک نمبر 270 الف میں لجنہ کی صدر رہیں لجنہ کی ممبران اور ناصرات کی اچھی تربیت کی آپ کو تربیت کا بڑا اچھا ڈھنگ تھا اپنے بچوں کو بھی مار پیٹ نہیں کرتی تھیں بلکہ اشارے سے بات سمجھا دیتی تھیں بچے رعب سے مرعوب ہو جاتے تھے آپ موصیہ تھیں صابر و شاکر بہت تھیں ابتدا میں غربت تھی یہاں تک باجھری اور سوانک کوٹ کوٹ کر کھایا صبر اور شکر کا دامن تھامے رکھا۔ چندوں کی ادائیگی میں فرق نہیں آنے دیا ہمارے ننھیال والے اچھے کھاتے پیتے تھے وہاں سے جو کچھ ملتا سب چندے میں دے دیتیں۔ آپ تحریک جدید

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علی اسد

بشکریہ ہفت روزہ لاہور 27- ستمبر 1997ء

سرزمین عرب کا مقبول ترین مشروب کافی

کافی کی مہک کے بغیر دنیائے عرب کا تصور ناممکن ہے۔ کوئی بھی تجارتی معاملہ اس وقت تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ جب تک کہ اس میں کافی کی شیرینی شامل نہیں ہو جاتی کافی کے بھونے جانے کی مہک اور اس کے کوٹے جانے کی کھنک رات کے وقت ریگستان میں روز کا معمول ہے۔ چونکہ کافی سے خیالات کو تحریک ہوتی ہے اور احساسات میں تیزی آجاتی ہے۔ لہٰذا دنیا کے جن علاقوں کی بیشتر آبادی اپنی نکتہ سنجی کی بدولت زندگی گزارتی ہے ان کے لئے کافی انتہائی ضروری چیز ہے۔ اس کے باوجود مشرق وسطیٰ میں کافی کا استعمال تھوڑے ہی عرصہ سے شروع ہوا ہے اور مغربی ممالک میں تو اس کے بھی بعد کافی کا رواج ہوا ہے۔

لفظ کافی کی ابتداء سب سے پہلی بار کافی کا تذکرہ دسویں صدی عیسوی میں ملتا ہے۔ اس لفظ کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ٹکسالی عرب میں قہوے کا لفظ ایک گہرے سرخ رنگ کی مشروب کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یہی لفظ ترکی زبان میں "کہوے" بن گیا۔ اور پھر انگریزی میں کافی ہو گیا۔ لیکن یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ کافی کا پودا حبشہ (ایتھوپیا) میں عام طور پر کوہستانی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال یہ لفظ کسی طرح بھی بنا ہو اس میں شک نہیں کہ یمن میں کافی جو پہنچی تو وہ حبشہ ہی سے آئی..... ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک صوفی شیخ الشاولی حبشہ گئے ہوئے تھے اور وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک پہاڑی کے دامن میں بکریاں خوش ہو کر چھلانگیں مار رہی ہیں انہیں حیرت ہوئی اور وہ اس جستجو میں لگ گئے کہ آخر یہ بکریاں معمول سے زیادہ چاق و چوبند کیوں ہیں انہوں نے دیکھا کہ

یہ بکریاں ایک عجیب و غریب گوندنی جیسا پھل کھا رہی ہیں۔

چنانچہ شیخ نے بھی ان پھلوں کو چکھا۔ لیکن یہ بڑے کڑوے تھے۔ لہٰذا انہوں نے انہیں ابال لیا اور اس کا پانی پی لیا۔ دنیا میں یہ کافی کی پہلی پیالی تھی شیخ کو اس کا مزہ تو خراب لگا مگر ان کا دماغ کشادہ ہو گیا اور نیند غائب ہو گئی۔ چنانچہ وہ اس پھل کے کچھ بیج لے کر یمن واپس آ گئے۔ یمن میں یہ مشروب بڑا مرغوب ہوا خاص طور پر کچھ ذہین لوگوں نے بیجوں کو پہلے بھون لیا اور اس کے بعد ان کو ابالا تو مزہ دوبالا ہو گیا۔

کافی کی مخالفت بہرحال کچھ ہی دنوں میں قدامت پسند مذہبی حلقوں نے اس کافی پینے کے رواج کی مخالفت کی۔ سوال یہ درپیش تھا کہ اس مشروب کی درجہ بندی کس طرح کی جائے؟ یہ تو خیر ظاہر تھا کہ یہ چیز نشاط انگیز ہے لہٰذا اگر اس کے پینے سے نشہ ہو جاتا ہے یا اس کے استعمال سے لوگ غیر اخلاقی حرکتیں کرنے لگتے ہیں تو پھر اسلامی قانون کے لحاظ سے اس کے استعمال کو ممنوع قرار دینا چاہئے۔ اس معاملہ نے اس وقت اور بھی سنگین صورت حال اختیار کر لی۔ جب کافی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تک پہنچ گئی۔ یہ بات پندرہویں صدی عیسوی کی ہے۔ اس وقت تک بہت سے "کافی ہاؤس" کھل چکے تھے۔ اور ان میں موسیقی اور کھیلوں کا رواج بھی پڑ چکا تھا۔ چنانچہ رات گئے تک غل غپاڑہ اور دنگا فساد ہونے لگا۔ پرامن شہریوں نے شکایتیں شروع کر دیں۔ چنانچہ 28 مئی 1511ھ کو جب مکہ معظمہ کے ترک فوجی گورنر عشاء کی نماز کے بعد اپنے گھر جا رہے تھے تو انہیں خانہ کعبہ کے قریب اچانک بڑے قہقہوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اب جو وہ آگے بڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دس پندرہ سپاہی دہکتے ہوئے انگاروں کے چاروں طرف گٹھڑی بنے بیٹھے ہیں اور ایک پیالی میں کچھ پیتے جا رہے ہیں جب پیالی خالی ہوتی ہے تو اسے دیگچی سے بھر لیا جاتا ہے جو آگ پر رکھی گئی ہے۔

"تم لوگ یہ کیا پی رہے ہو؟" خیربے نے پوچھا۔

جناب عالی! "سرکاری کافی ہے بالکل بے ضرر"..... گورنر نے چیخ کر کہا..... "جس چیز کو پی کر تم ادب واخلاق کے بنیادی اصول بھی بھول گئے اور خانہ کعبہ کے سامنے بے ہودگی پر اتر آئے وہ کبھی بے ضرر نہیں ہو سکتی۔"

"کپتان ان میں سے ہر ایک کو پچاس پچاس کوڑے مارو"

دوسرے دن گورنر نے مکہ معظمہ کے چاروں چیف جسٹسوں کو بلوا بھیجا۔ اس موقع پر شام اور مصر کے ان ماہرین کو بھی بلوا لیا گیا جو ان دنوں مکہ معظمہ آئے ہوئے تھے پھر ان ممتاز ماہرین قانون سے خیربے نے یہ سوال کیا..... "کافی کو مذہبی قانون کے لحاظ سے جائز قرار دیا جائے یا ممنوع قرار دیا جائے۔

مدرسہ علم اس کے بعد سات دن تک بڑی گرماگرم بحث ہوئی اس میں مشہور حکیموں نے بھی شرکت کی اور آخرکار اس "کافی کمیشن" نے یہ فیصلہ دیا کہ اجتماعی طور پر اور بازاروں میں کافی پینے پر پابندی عائد کر دینی چاہئے۔ چنانچہ اسی روز سارے "کافی ہاؤس" بند ہو گئے اور کافی بیچنے والی تمام دکانوں کا مال ضبط کر لیا گیا۔ لیکن یہ صورت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہی۔ طاہرہ کے سلطان نے اپنے گورنر کے فیصلے سے اختلاف کیا اور حکم دیا کہ گورنر اپنے فیصلے کو منسوخ کر دیں۔ چنانچہ کافی کا استعمال روز بروز مقبولیت حاصل کرتا گیا۔ اور جب ترکوں نے مصر کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ تو انہوں نے بھی کافی کو رائج رکھا۔ سلطان سلیمان کے دور حکومت میں حلب اور دمشق کے دو تاجروں نے قسطنطنیہ میں سب سے پہلا "کافی ہاؤس" کھولا۔ اس کے بعد پھر اور بھی کافی ہاؤس کھولے گئے اور ان کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ شاعر، ادیب، پروفیسر اور سرکاری افسر سب ہی کافی ہاؤسوں میں جمع ہونے لگے۔ اور "کافی ہاؤس" کو مدرسہ علم کا درجہ دے دیا گیا۔

1582ء میں لیونارڈ راؤلف (Leonnard-Ra-Wolf) نے مشرق وسطیٰ کے بارے میں اپنا سفرنامہ شائع کیا۔

دوسری عمدہ چیزوں میں مسلمانوں کے پاس ایک ایسا مشروب ہے جسے وہ بے حد پسند کرتے ہیں وہ اس کو "شوب" کہتے ہیں۔ یہ مشروب روشنائی کی طرح سیاہ ہے خاص طور پر پیٹ کے امراض کے لئے یہ بڑا کارآمد ہے۔

یہ لوگ اس کو مٹی کی چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں گرم گرم پیتے ہیں۔ وہ بار بار پیالی کو اپنے منہ تک لے جاتے ہیں لیکن صرف چسکی لگاتے ہیں اور پھر یہی پیالی اپنے قریب والے آدمی کو پیش کر دیتے ہیں۔

فرانز جارج کاشٹز یورپ میں کافی ہاؤس کھلتے کھلتے سو برس لگ گئے اس سلسلہ میں ایک آدمی کا نام بتایا جاتا ہے "فرانز کاشٹز کی" 1683ء میں ترکی فوج ویانا کا محاصرہ کئے ہوئے تھی اور بڑے موثر طور پر اسے باقی ملک سے کاٹ دیا تھا۔

اس موقع پر پولینڈ کا ایک باشندہ جس کا نام کاشٹز کی تھا اور جو بہت عرصہ تک ترکوں کے ساتھ رہ چکا تھا۔ اس نے ترکوں کی فوج کے درمیان سے گزرنے کی پیشکش کی تاکہ حلیف فوج سے کمک کا انتظام کیا جا سکے۔ چنانچہ 13۔اگست کو وہ اور ایک خادم ترکوں کا سا بھیس بدل کر زور زور سے ایک ترکی گانا گاتا گیا۔ تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو۔ اس کی آواز سن کر ایک ترکی سردار اپنے خیمے سے باہر آیا اور ان دونوں سے اس نے سوالات بھی کئے۔ لیکن انہوں نے جو جوابات دیئے ان سے وہ مطمئن ہو گیا اور ان کو

باقی صفحہ 6 پر

یادیں

سُلگ اٹھا غمِ ہجرت کا داغ سینہ میں
دیارِ یار کے دیوار و در کی یاد آئی

وہ کارواں مرا، وہ میرِ کارواں میرا
سفر کی راہ کی، ہر ہمسفر کی یاد آئی

امید و بیم کے دریا میں ڈال دی کشتی
ہر ایک موج کی، ایک اک بھنور کی یاد آئی

جو شام اوڑھ کے آئی شفق کی سرخ قبا
تو سر بلند شہیدوں کے سر کی یاد آئی

بھُلا سکا نہ کبھی مژدۂِ معاد کو میں
قدم قدم پہ مجھے اپنے گھر کی یاد آئی

یہ فاصلے مری ہمت نے طے کئے جو کبھی
تو آبلے مرے پاؤں کے دیکھنا تم بھی

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترمہ ثمینہ بشیر صاحبہ

میرزا رشید انور - مونٹریال-کینیڈا

3 مئی 1997ء کو نازک حالت میں ثمینہ بشیر صاحبہ (جنہیں ہم لوگ باجی مبارکہ ‘شادی سے قبل والے نام سے پکارتے تھے) اتفاق ہسپتال لاہور میں I.C.U میں داخل کرایا گیا۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور باوجود کوششوں کے مریضہ ہوش میں نہ آسکیں اور 6 مئی 1997ء کو انہیں وفات یافتہ قرار دیا گیا۔

آپ نے 61 سال کے قریب عمر پائی۔ آپ شیخ بشیر احمد صاحب سمن آباد لاہور کی بیگم تھیں۔ موصوفہ کو حضرت بانی سلسلہ کے ایک مخلص رفیق حضرت مرزا قدرت اللہ صاحب کی پوتی ہونے کا (سب سے بڑے فرزند کی پہلی بیٹی) اعزاز بھی حاصل تھا۔ یہ حضرت بابا ہدایت اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ جو کہ مشہور سی حرفی کے صوفی شاعر تھے کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں جو لاہور میں مقیم تھے کوچہ چابک سواراں کشمیری بازار لاہور میں۔ وہ دادا حضرت مرزا قدرت اللہ صاحب لاہور کے والد بزرگوار تھے۔

موصوفہ کے والد بزرگوار کا نام مرزا محمد سعید صاحب اور والدہ ماجدہ کا نام امتہ اللہ بیگم صاحبہ تھا۔ والد صاحب نے بوجہ پہلی بیوی کے انتقال کر جانے کے دوسری شادی کی تھی۔ پہلی بیوی میں سے موصوفہ کے علاوہ چھوٹی ایک ہمشیرہ اور دو چھوٹے بھائی ہیں۔ خاکسار ان میں سے آخری اولاد ہے یعنی چوتھا بچہ موصوفہ کا سب سے چھوٹا بھائی۔

محترمہ ثمینہ بشیر صاحبہ ایک نیک و پارسا‘ خوش پوش‘ ہمدرد اور جماعت احمدیہ اور اس کے نظام کے ساتھ ہر وقت تعاون پر آمادہ خاتون تھیں‘ ملنساری کی خصوصیت کی حامل بھی تھیں۔ جماعت کے ذریعہ بڑی بڑی مالی خدمات کا اس خاندان کو ہمیشہ شرف حاصل رہا ہے ظاہر ہے جب تک گھر کی مالکہ کا بھرپور تعاون نہ ہو یہ کام باحسن رنگ میں سرانجام نہیں پاتا۔

آپ لجنہ اماء اللہ کی عہدیدار بھی بنیں اور خاوند کے صدارت حلقہ کے زمانہ میں بھی ساری خدمات سلسلہ میں بھرپور تعاون کا فخر حاصل برابر کرتی رہیں۔ ان کا وسیع گھر اور اس کے اندر وسیع و عریض دالان یا برآمدہ جات میں لجنہ اماء اللہ کے تحت بڑے بڑے کامیاب اجتماعات اور ان کی بعض کھیلیں منعقد ہوتیں۔ اور ان کا گھر رونق اور چہل پہل کی وجہ سے اکثر بھرپور رہتا۔

آپ نے اپنے خاوند کی اچھی مالی حالت کے زمانہ میں غرباء (رشتہ دار و غیر رشتہ داروں) ہر ایک کی ہمیشہ مدد کی۔ انہیں ابھارنے میں اور ترقی دلانے میں خود بھی کام کیا۔

محترمہ ثمینہ بشیر صاحبہ کو نانا کی طرف سے بھی یہ شرف حاصل تھا کہ وہ یعنی ان کے نانا حضرت بابو غلام محمد صاحب سابق فورمین ریلوے لاہور بھی حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے یعنی دادا‘ پردادا‘ اور پھر نانا تینوں ہی مخلص رفقاء حضرت بانی سلسلہ تھے۔

موصوفہ ایک کھاتے پیتے خاندان سے بیاہے جانے کے باوجود منکسرالمزاج‘ سادہ اور گھل مل جانے والی طبیعت کی مالک تھیں۔ اپنے تین صاحبزادوں اور اور پانچ صاحبزادیوں کی اپنے میاں کی ہمراہی میں بڑے اچھے خاندانوں میں شادیاں کیں۔ نہ زیادہ مطالبات کئے نہ کسی پر بوجھ بنتے ہوئے تکلیف دی۔ بلکہ حق مہر اور دیگر دینی حقوق کے لکھوانے کے مواقع پر بھی باہمی طور پر سادہ اور عام سا معیار روا رکھا۔ اور توکل اللہ کرتے ہوئے بچوں کو بیاہا۔ اور خداوند تعالیٰ کے فضل سے سب شادیاں بہت مبارک اور اچھی ثابت ہوئیں۔ ان کی سب اولاد میں بھی ان کی اور ان کے میاں صاحب کی جملہ نیکیوں کا رنگ نمایاں طور پر موجود ہے۔ ثمینہ بشیر صاحبہ کی چونکہ اوائل جوانی میں ہی شادی ہو گئی اس لئے خدا کے فضل سے ساری اولاد کو اپنے ہاتھ سے بیاہا۔ اس کی پرورش اچھی سے اچھی کر کے اور فوتیدگی کے وقت اپنے ہر ایک بچے اور بچی کی نسل کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیکھا۔

آپ کو اپنے ننھیال والوں سے بھی بہت محبت تھی۔ اور ان کو کبھی فراموش نہیں کیا پیسے کی ریل پیل کی وجہ سے یا معیار زندگی عام طور پر ان سے زیادہ اچھا ہونے کے باوجود‘ بلکہ خاطر تواضع اور ملنے میں ہمیشہ سب رشتہ داروں سے تعلق ایک جیسا رکھا۔ بلکہ خاکسار کی بھلائی کی خاطر خود اپنے سسرالی رشتہ داروں میں سے جو خلیج کی ریاستوں میں ڈاکٹر کے طور پر آفیسر تھے۔ ان کے توسط سے ویزا دلایا اور وہاں پر کام دلوایا جو خاکسار اور اس کے والدین اور اہل خانہ بچوں کی بھی اور خاکسار کی دینی بھلائی کے کاموں میں خرچ کرتے رہنے کے قابل عرصہ دو دھائیوں اور اس کے بعد بھی آج تک بنائے ہوئے ہے۔

اس کے علاوہ واقفین زندگی رشتہ داروں کی بھی بھلائی اور بہتری میں ہر ممکن تعاون کا ہاتھ بڑھاتی رہیں اور ان کی دنیوی ترقیات کے سامان حاصل ہونے میں (ان کے بچگان کی ترقیات کے ذریعہ) خاوند اور خاندان کے دیگر افراد کا ہاتھ بٹایا یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر ایک رشتہ دار اور قریبی اور تعلق رکھنے والا ہر فرد بشران کی نیکیوں کو بیان کرتے تھکتا نہیں ہے۔

جماعت کے لئے دینی غیرت‘ قربانی اور اپنا سب کچھ فدا کر کے خداوند کریم کی خوشنودی حاصل کرنا ان کا اپنے میاں صاحب کے ساتھ مل کر اور مشترکہ نصب العین کے طور پر زندگی بھر رہا۔ سب آئمہ کے ساتھ بچپن سے محبت بلکہ وارفتگی کا عالم حاصل تھا۔ ابا جان تو اپنی اس لڑکی سے بہت متاثر تھے اور ذہین نیک اور انتھک و محنتی بیٹی بیان کرتے اور اس پر فخر کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں سے بھی ہمیشہ اس دنیا میں بھی اور اس کے بعد بھی اچھا معاملہ بلکہ بڑھ چڑھ کر فرماتا رہے اپنے فضلوں سے بھرپور۔ آمین

خلیل محمد خان- ربوہ

ممنونِ احسان

آپ نے ممنون احسان کالم الفضل میں شروع کر کے بہت خوب ترکیب نیکیوں میں سبقت کی ترغیب کی نکالی ہے۔ اس کالم کو شروع ہوئے قریباً ایک سال ہو گیا ہے۔ اس دوران خدا کے نیک بندوں کی نیکیوں کا خوب چرچا ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ الفضل کے اس کالم کے قارئین کو آپ کا بھی ممنون احسان ہونا چاہئے۔

میں بھی اس ضمن میں بہت سے واقعات میں سے چند ایک عرض کرتا ہوں۔

1۔ سب سے پہلے تازہ ترین واقعہ بیان کروں گا۔ ہمارے ایک عزیز دوست یہ معلوم کر کے کہ مجھے آج کل بعض مالی مشکلات کا سامنا ہے خود میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ آپ کو کچھ رقم کی ضرورت ہو گی۔ میں اتنی رقم آپ کو دے سکتا ہوں غیر مشروط طور پر۔ آپ اسے اپنے استعمال میں لائیں اور جب چاہیں جس طرح چاہیں واپس کریں۔ نیز یہ کہ اس بات کی خبر کسی اور کو نہ ہو گی۔ ان محترم کی مخلصانہ پیشکش پر مجھے بہت رشک آیا۔ تاہم قرض کا بوجھ اٹھانے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ لیکن یہ پیارے دوست کچھ دن بعد پھر تشریف لائے اور اپنی پیشکش کا اعادہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے ایک خاصی رقم بڑی خاموشی سے مجھے عنایت کر دی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ صاحب موصوف دنیاوی لحاظ سے نہ تو کوئی بڑے مالدار آدمی ہیں اور نہ ہی عیال داری کی اپنی ذمہ داریوں سے آزاد۔ مگر دل کے بڑے غنی ثابت ہوئے ہیں۔ ان کی اس مہربانی پر میں ان کا از حد ممنون ہوں۔ اور دوستوں اور بزرگوں سے بھی درخواست دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ مہربان کو بہترین جزاء دے اور ان کے اموال میں بے حساب برکت ڈالے۔

2۔ یہ کوئی تیرہ چودہ برس پہلے کی بات ہے کہ مجھے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں جوہر آباد جانا پڑا۔ فیملی ساتھ تھی لیکن رہائش کی بہت تنگی تھی۔ ایک مکان کا انتظام تو ہو گیا مگر وہ بہت تکلیف دہ تھا۔ چنانچہ ایک بزرگ رفیق کار کے دل میں عجب خدا نے تحریک کی۔ انہوں نے از خود اپنے گھر والوں سے مشورہ کر کے اپنے مکان کے ایک حصہ میں رہائش کے لئے مجھے پیشکش کر دی۔ اور پھر جلد ہی خاص طور ایک دیوار اس طرح پر تعمیر کروائی کہ ہمارے لئے اپنے گھر کا ایک پورشن الگ کر دیا۔ اور کرایہ بھی اس کا بالکل برائے نام رکھا۔ اس طرح ہم بڑے سکون سے وہاں رہے۔ یہ لوگ بڑی رواداری سے ہمارے ساتھ پیش آتے رہے۔ ہمارے وہاں سے چلے آنے کے بعد انہوں نے پہلے ہی خط میں لکھا کہ ہم لوگوں نے آپ کے جانے کے بعد فوراً ہی وہ دیوار ہٹا دی تھی۔ کیونکہ وہ تو محض آپ لوگوں کو رہائش کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے بنوائی گئی تھی۔ یہ مہربان دوست احمدی نہ تھے۔ نہ ہی کوئی پرانے تعلق دار۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے۔

3۔ اساتذہ کرام اپنے شاگردوں کے بڑے محسن ہوتے ہیں۔ تاہم میں استاد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ انگلش لکھنے پڑھنے میں خود کفیل ہوا تو یہ استاذی المکرم کی خاص توجہ اور احسان کا نتیجہ ہے۔ جو انہوں نے میٹرک کے زمانہ (65ء) میں ہم پر کیا۔ وہ اس طرح کہ بورڈ کے امتحان سے چند ہفتے قبل دسویں کے تمام سیکشنوں میں سے ایک ٹیسٹ کی بنا پر انہوں نے کچھ طالب علم چن کر ان کا الگ ایک گروپ بنایا۔ اور خود ان کی علیحدہ سے انگلش کی ایک اضافی کلاس لینے لگے۔ اور اس طرح ذاتی توجہ اور مہارت سے ہم طلباء کو انگلش گرامر اور کمپوزیشن سے روشناس کرا دیا۔ زبانی اور تحریری ٹیسٹ لیتے اور نقد انعام ایک روپیہ دو روپیہ اپنے پاس سے دیتے جو اس وقت کے لحاظ سے ہم طلباء کے لئے گراں قدر ہوتا۔ چنانچہ چند دنوں میں ہی ہم طلباء میں خود اعتمادی آگئی یہاں تک کہ پھر مجھے کم از کم میٹرک یا آئندہ کسی امتحان میں رٹا لگانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اس عملی زندگی میں بھی دفتری کاموں میں Noting / Drafting اور Business Communication میں بڑی سہولت رہی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام محسنوں کو اپنی جناب سے بہترین جزاء دے۔ اور اس طرح دنیا میں ہر طرف نیکیاں ہی نیکیاں پھیلتی رہیں۔

یادرکھو ہر سانس موت کے قریب کرتا جاتا ہے

دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے؟ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے۔ اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ بیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فلسطین اسرائیل بات چیت

کئی مہینوں کے تعطل کے بعد آخر کار امریکہ کی کوشش سے فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان بات چیت دوبارہ شروع ہوئی- یہ بات چیت ڈیٹن امن سمجھوتے پر عمل درآمد کے سلسلے میں کی جارہی ہے- ڈیٹن امن معاہدے کے تحت اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان صلح ہوئی تھی اور فلسطین کی خود مختار اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا تھا اور فلسطین کے بعض علاقوں سے اسرائیل کی فوج واپس بلا کر نظم و نسق فلسطینیوں کے حوالے کردیا گیا تھا- یہ عمل مرحلہ وار ہو رہا تھا کہ اسرائیل کے عام انتخابات کے تحت سابق حکمران لیبر پارٹی شکست کھا گئی- اس سے قبل لیبر پارٹی کے سربراہ آں جہانی آئزک رابن اپنی جان اس معاہدے کی بھینٹ چڑھا چکے تھے- ایک جنونی یہودی نے ان کو گولی مار کر ہلاک کردیا تھا- نئی حکومت لیکوڈ پارٹی کی تھی جو امن کے اس عمل کی مخالف تھی مگر امن کا عمل جس قدر آگے بڑھ چکا تا اس کو واپس لانا ممکن نہ تھا لہٰذا موجودہ وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے باقی ماندہ معاہدے پر عمل درآمد میں رکاوٹیں ڈالنا شروع کر دیں- اور جن علاقوں سے اسرائیل کی فوج کی واپسی کا ٹائم ٹیبل طے شدہ اس سے انحراف کردیا- اس کے علاوہ انہوں نے مشرقی بیت المقدس کے علاقے میں نئی اسرائیلی بستیوں کی تعمیر شروع کردی جو اس معاہدے کی روح کی سراسر خلاف ورزی تھی- ان تمام اقدامات سے کشیدگی بڑھتی گئی اور مذاکرات معطل ہو کر رہ گئے- اب امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ نے مشرق وسطی کا دورہ کیا بظاہر ان کا دورہ زیادہ کامیاب نہیں تھا- لیکن فلسطین اور اسرائیل کے درمیان بات چیت کا دوبارہ شروع ہو جانا بہرحال کامیابی کی علامت ہے- اگرچہ یہ کامیابی اس وقت تک بے بنیاد اور عارضی رہے گی جب تک ان مذاکرات کا کوئی ٹھوس نتیجہ بر آمد نہیں ہو جاتا-

اس وقت اسرائیل کے رویے اور اقدامات کے نتیجے میں کشیدگی کی جو فضا بنی ہوئی ہے اور جنگ کی دھمکیاں دی جارہی ہیں اس میں ان مذاکرات کی کامیابی کے بارے میں یقین کا اظہار ذرا مشکل کام ہے- فی الحال ان مذاکرات کا شروع ہو جانا ہی ایک مثبت قدم ہے-

ООО

شیخ احمد فلسطینیوں کے لئے نعمت

انتہا پسند حماس تحریک کے سربراہ شیخ احمد یاسین کے بارے میں ان کے سیاسی حریف اور فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ شیخ احمد یاسین فلسطینیوں کے لئے ایک نعمت ہیں- شیخ احمد کو اسرائیل نے شدید خرابی صحت کے پیش نظر آٹھ سال تک جیل میں رکھ کر حال ہی میں رہا کیا ہے- ان کو عمر قید کی سزا ہوئی تھی- شیخ احمد یاسین سے یاسر عرفات کی یہ ملاقات غزہ میں ہوئی- اس سے قبل صدر عرفات نے اردن میں بھی ہسپتال میں ان سے ملاقات کی تھی-

حماس تحریک انتہا پسند شمار ہوتی ہے- تاہم اس تحریک کی قوت ہی کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے کہ اسرائیل فلسطینیوں کی خود مختار ریاست کے قیام پر راضی ہوا ہے- عام انتخابات میں حماس تحریک کو پی ایل او کے مقابلے پر بہت کم ووٹ ملے تھے- مگر اس تحریک کی متشددانہ سرگرمیوں نے اسرائیل کو زچ کر کے رکھ دیا تھا-

فلسطینی صدر یاسر عرفات کا اپنے سیاسی حریف کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا ان کی گہری سیاسی فراست کا بھی آئینہ دار ہے اور اس بات کا بھی کہ اسرائیل کو یہ پیغام دیا جائے کہ اگر اس کی منفی پالیساں جاری رہیں تو فلسطینیوں میں انتہا پسند زیادہ مضبوط ہو جائیں گے-

ООО

امریکی احتجاج مسترد

فرانسیسی کمپنی "ٹوٹل" نے ایران کے ساتھ جو ایک بڑا معاہدہ کیا اس پر امریکہ کے احتجاج کو یورپین برادری نے مسترد کر دیا ہے یورپین برادری نے ایران کے ساتھ اقتصادی معاہدہ کرنے پر فرانس کی حمایت کا اعلان کیا ہے- تاہم اپنے ٹریڈ کمشنر کو امریکہ کے ساتھ تنازعہ حل کرنے کے لئے مذاکرات جاری رکھنے کی اجازت دے دی گئی-

یورپین یونین نے لکسمبرگ میں اپنے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں ایران کے ساتھ دو ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے فرانس کے معاہدے کی حمایت کی تو امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے کہا کہ امریکہ فرانس ایران معاملے پر اپنے موقف پر قائم ہے- تاہم اس سے امریکہ اور فرانس کے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا امریکہ اور فرانس باہمی طور پر اچھے دوست اور بہترین اتحادی ہیں-

یاد رہے کہ امریکہ نے فرانس کی اتنی زیادہ مخالفت کی تھی کہ فرانس کی کمپنی ٹوٹل کو یہ دھمکی دی تھی وہ ٹوٹل پر اقتصادی پابندیاں عائد کردے گا- اس کے جواب میں فرانس کے وزیر اعظم جوسفین نے امریکہ کو متنبہ کیا تھا کہ امریکہ اپنے قوانین کا فرانس پر اطلاق کرنے سے باز رہے-

ООО

ترکی- اسلامی یونیورسٹیوں کی ڈگریاں تسلیم کرنے سے انکار

ترکی میں سیکولرزم کو مضبوط کرنے اور انتہا پسندانہ اسلامی رجحانات کو ختم کرنے کے لئے موجودہ حکومت جو کارروائیاں کررہی ہے- اس کے تحت کئی اقدامات کئے جارہے ہیں جن پر ترکی میں خاصا رد عمل بھی ہو رہا ہے- اب ترکی حکومت ایک اور اہم اعلان کیا ہے جس کے تحت عالم اسلام کے کم از کم 4 اسلامی ملکوں کی اسلامی یونیورسٹیوں کی ڈگریاں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اس میں سب سے اہم تو مصر کی مشہور و معروف یونیورسٹی جامعہ الازہر ہے- اس کے علاوہ پاکستان میں اسلامی یونیورسٹی اور ملائشیا اور مدینہ منورہ کی اسلامی یونیورسٹیوں کی بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا گیا ہے- اور ایسے سینکڑوں افراد کو نوکری سے فارغ کیا جارہا ہے جو ان یونیورسٹوں سے فارغ التحصیل ہیں-

ООО

بقیہ صفحہ 3

کے دور اول کی مجاہدہ تھیں- اپنے اور بچوں کے کپڑے خود ہاتھ سے سلائی کر کے پہنتیں حضرت اماں جان کے ساتھ بڑا پیار اور محبت کرتیں حضرت امام جماعت ثانی جب سندھ کے دورہ پر آتے تو حضرت اماں جان بھی ساتھ ہوتی تھیں محترمہ والدہ صاحبہ اماں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر خدمت کرتیں اور دعائیں لیتیں شاید آپکی شب و روز کی دعائیں- صبر و شکر- سخاوت و حضرت اماں جان کی دعاؤں کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آپ کی اولاد جو کہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں سب نیک دیندار عبادات کی پابند چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ سب موصی شادی شدہ صاحب اولاد ہیں- ہمیں دن رات یہی نصیحت کرتیں منشیات سے پرہیز کرنا- آپکی دعاؤں کے طفیل ساری اولاد منشیات کی لعنت سے پاک ہے- بری صحبت اختیار نہیں کرنا بات کرنے کا سلیقہ یہ بتاتیں کہ پہلے بات کو تولو پھر منہ سے بولو آخری عمر میں اکثر بیمار رہتی تھیں- سب سے چھوٹا بیٹا مبارک احمد طاہر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ اسوقت طالب علم تھا کبھی کبھی اس کا فکر کرتیں کہ باقی اولاد تو ٹھکانے لگ گئی ہے تیرا کیا بنے گا- اور جب کبھی پوچھتیں کہ مبارک خرچی کے لئے کوئی پیسہ ہے مبارک مسکراتے چہرے کے ساتھ کہتا امی پیسے بہت میرا فکر نہ کیا کرو یہ قدرتی بات ہے کہ بڑھاپے کی اولاد سے والدین کو بہت محبت ہوتی ہے جس سے محبت زیادہ ہو اس کے لئے دعائیں بھی دل کی گہرائی سے نکلتی ہیں- اللہ تعالیٰ انہیں قبول بھی کرتا ہے مبارک نے اللہ کی خاطر زندگی وقف کی اور اللہ تعالیٰ نے دین اور دنیا سے مالا مال کر دیا جس بیٹے کا ماں غم کرتی تھی اسی بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے چنا ماں کی طرح مسکراہٹیں بھی دیں اور سخاوت میں بھی سب بہن بھائیوں سے سبقت لے گیا بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے-

ہمارے والد صاحب بھی بہت خوبیوں کے مالک تھے جن کا تذکرہ پہلے کسی پرچہ میں ہو چکا ہے قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کو غریق رحمت کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے- نیز انجام بخیر کرے- آمین-

بقیہ صفحہ 4

جانے دیا- دو روز بعد یہ دونوں ڈیوک آف لارین کے پاس پہنچ گئے ڈیوک نے ویانا والوں کی مدد کے لئے آنے کا وعدہ کر لیا- واپسی پر کاشز ایک بار پھر ترکی فوج کے درمیان سے گزرا- اور اس نے ڈیوک کا پیغام شہریوں کو پہنچا دیا- شہریوں نے بطور شکریہ اسے دو ہزار سونے کے سکے دیئے اور ویانا کے شہری حقوق بھی دیئے اس کے علاوہ اسے ایک پروانہ بھی دیا جس کے ذریعے سے اسے تجارت کی اجازت بھی دے دی گئی اور دکان کھولنے کے لئے ایک مکان بھی دے دیا-

کافی کے تھیلے 12 ستمبر کو حلیف فوج آگئی اور اس نے ترکوں کو محاصرہ ترک کرنے پر مجبور کر دیا اسی جنگ و جدل کے دوران ترکوں کے کیمپ سے پانچ سو بڑے بڑے تھیلے بھی لوٹ لئے گئے- ان تھیلوں میں ایک عجیب خوشبودار بیج بھرے ہوئے تھے چونکہ لوٹنے والوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ کیا چیز ہے لہٰذا وہ ان تھیلوں کو دریائے ڈینیوب میں پھینک دینا چاہتے تھے اتنے میں کاشز ادھر آنکلا وہ چلایا "ارے ارے یہ مجھے دے دو" اس کے چند دنوں بعد اس نے ویانا کا پہلا کافی ہاؤس کھول دیا- ابتداء میں اس نئے مشروب سے کچھ ہل چل مچ گئی- لیکن چند ہی دنوں میں سکون ہو گیا- چونکہ ترکی انداز میں سیاہ کافی کو لوگ پسند نہیں کرتے تھے لہٰذا کاشز نے ایک تجربہ کیا اس نے پیالی کے نیچے جو دانے رہ جاتے تھے ان کو پیس ڈالا- اب جو صاف مشروب رہ گیا اس نے اس میں ذرا سا دودھ ملا دیا- اسی کے ساتھ اس نے نانبائی سے سموسے بھی بنوا لئے- سترہویں صدی میں کافی پینے کا رواج سارے یورپ میں پھیل گیا- اور اس سے مغربی دنیا کا سماجی حلیہ ہی بدل گیا.... فرانس میں جب کافی رائج ہوئی تو اس کے ایک سو برس بعد وہاں انقلاب آگیا- کافی ہاؤسوں میں لوگوں کو ملنے جلنے اور حکومت کے خلاف سازشیں کرنے کی بڑی آسانی تھی- شراب اور اسی قسم کی چیزوں سے دماغ ماؤف ہو جاتا ہے لہٰذا دانشوروں نے شراب کی بجائے کافی کا استعمال شروع کر دیا- جس سے انسان چوق و چوبند ہو جاتا ہے- اور ہوشیار رہتا ہے- اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ... روشن خیالی کے اصل ہیرو وہ لوگ نہیں جن کے نام عام طور پر تاریخ میں درج ہیں بلکہ اصلی ہیروز "فرانز جارج کاشز کی" اور شیخ الشاذلی اور حبشہ کی چند بکریاں ہیں-

تبصرہ و تعارف

○ آئندہ صرف ایسی نئی کتابوں پر تبصرہ و تعارف شائع کیا جائے گا جن کی مصنف خود دو کاپیاں ادارہ الفضل کو ارسال کرے گا-

(ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے طلبہ کا ایک سال ضائع ہونے سے بچانے کے لئے دوبارہ ایم اے / ایم ایس سی و دیگر ماسٹرز پروگرام میں داخلہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں صرف وہ طلبہ درخواست دینے کے اہل ہونگے جنہوں نے امسال 1997ء میں بیچلرز کا امتحان پاس کیا ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ کے مطابق آئندہ چند دن میں داخلوں کا اعلان کردیا جائے گا۔ گو نظارت تعلیم' الفضل میں اعلانات داخلہ شائع کرواتی رہتی ہے آئندہ بھی کروائے گی لیکن طلبہ بھی ملک کے مختلف اخباروں کا مطالعہ کرتے رہیں تاکہ داخلہ کے لئے بروقت درخواست دے سکیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم منیر احمد صاحب صدیقی بابت ترکہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب)

مکرم منیر احمد صاحب صدیقی کارکن نظامت جائیداد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی 4327/9-123 امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں 1749/60 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی (پسر)
۳۔ مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ (دختر)
۴۔ مکرمہ امتہ العزیز صاحبہ (دختر)
۵۔ مکرم منیر احمد صاحب صدیقی (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

○ (مکرم سلیم احمد صاحب بنام مکرمہ جمیلہ سہیل صاحبہ)

مکرم سلیم احمد صاحب ابن مکرم خلیل احمد صاحب بٹ ساکن مکان نمبر 23/7 محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم خلیل احمد صاحب بٹ۔ قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ / مکان نمبر 23/7 برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دار الرحمت غربی ربوہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم سلیم احمد صاحب (پسر)
۲۔ مکرمہ جمیلہ سہیل صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پیر 13- اکتوبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی۔ "اللہ کی محبت" پر۔
1-30 درس کلام الٰہی نمبر 17- (1996) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو پروگرام۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو۔
11-00 درس کلام الٰہی (نمبر 17) (1996ء) از حضرت صاحب بیت الفضل لندن۔
12-30 بیت بازی۔ "اللہ کی محبت" پر۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سپورٹس- کرکٹ میچ ربوہ۔
4-05 تلاوت- خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ملاقات از حضرت صاحب
8-00 لقاء مع العرب
9-00 ترکی پروگرام
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے چھوٹے کاشت کاروں کو قرضے لینے کے لئے این-او-سی کی شرط ختم کرنے کا اعلان کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ رشوت طلب کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہو گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ زراعت کی ترقی کے لئے حکومت چھوٹے کاشت کاروں کو زرعی قرضے ان کے گھروں کی دہلیز پر دے گی۔ انہوں نے انتظامیہ اور مسلم لیگی کارکنوں سے کہا کہ وہ دونوں مل کر پانی چوری اور جعلی ادویات کی روک تھام کے لئے کارروائی کریں انہوں نے ٹریکٹر کے ذریعے پانی چوری کرنے والوں کے ٹریکٹر ضبط کرنے کا بھی حکم دیا۔ یہ تمام باتیں انہوں نے سمندری میں کاشت کاروں سے گفتگو کے دوران کہیں۔

○ ہائی کورٹ کے سابق جج پیپلز پارٹی لاہور کے سابق صدر اور معروف قانون دان عارف اقبال بھٹی کو نامعلوم باریش دہشت گرد نے ان کے چیمبر میں فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ قاتل نہایت اطمینان سے فائرنگ کے بعد پیدل ہی موقع سے فرار ہو گیا۔ عارف اقبال بھٹی نے اپنی دو سالہ جج شپ کے دوران سب سے اہم فیصلہ توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملزموں کے بارے میں کیا جس میں انہوں نے دو عیسائی ملزموں رحمت مسیح اور سلامت مسیح کو بری کیا تھا جبکہ ماتحت عدالت نے دونوں کو سزائے موت کا حکم دیا تھا۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے سابق جسٹس عارف اقبال بھٹی کے قتل کو ریاستی دہشت گردی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی موت المناک ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ جو حکومت ہائی کورٹ کے سابق ججوں اور دیگر اہم شخصیات کی حفاظت نہیں کر سکتی ان سے عام شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کی کیا توقع کی جا سکتی ہے۔

○ ملکہ برطانیہ الزبتھ دوم نے کہا ہے کہ میرا دورہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ میں اپنی پذیرائی پر خوش ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعظم نواز شریف اور دیگر پاکستانی لیڈروں سے ان کی ملاقات مفید رہی۔ جس سے پاک برطانیہ تعلقات مزید بہتر اور مضبوط ہو گئے۔ نیشنل کالج آف آرٹس کے دورہ کے دوران انہوں نے کہا کہ قوم کی ترقی کا دارومدار طالب علموں پر ہے۔ لیڈی ڈیانا کے متعلق ایک طالبہ کے اظہار افسوس پر انہوں نے کہا کہ وہ ساری دنیا کی شہزادی تھی اسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ملکہ نے کینٹ لاہور میں واقع سکول کا بھی دورہ کیا اور ذہنی معذور بچوں سے بھی ملیں۔ دیہاتی لڑکیوں نے معزز مہمان کو خصوصی قالین پیش کیا۔ ملکہ نے کمپیوٹر دینے کا اعلان کیا۔

○ قائمقام چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں چیف جسٹس نہیں بولتے ان کے فیصلے بولتے ہیں۔ ماضی میں ججوں کی تعداد کے مسئلے پر کبھی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا۔ اگر ہوا تو دستور کے مطابق حکومت نے دور کر دیا۔ اخبارات میں نہیں اچھالا گیا۔ جب تک میں قائمقام چیف جسٹس ہوں کوئی جج بیان جاری نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کی تعداد کا تعین کرنے کا اختیار فل کورٹ کے پاس ہے۔ لیکن اس سلسلے میں جسٹس سجاد نے کبھی فل کورٹ سے مشورہ نہیں لیا نہ ہی کوئی ایسا اجلاس بلایا گیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ بنیادی برائی اور فساد کی جڑ نچلے درجے کے پولیس افسر اور اہلکار ہیں' جن کو بندے مارنے کا شوق ہے۔

○ ملکہ برطانیہ کے لئے نواز شریف نے شاہی قلعہ لاہور میں جو عشائیہ دیا اس سے مغلیہ دور کی یاد تازہ ہو گئی۔ مین گیٹ پر وزیر اعظم اور ان کی اہلیہ نے معزز مہمان کا استقبال کیا پھر دلہن کی طرح سجی ہوئی بگھی میں دیوان عام تک لایا گیا۔ ہر طرف رنگ و نور کی برسات ہوتی رہی۔ تینوں افواج کے سربراہ بمعہ بیگمات شریک ہوئے ملکہ برطانیہ دو گھنٹے شاہی قلعہ میں رہیں۔ کھانے کے بعد دیوان عام میں آ کر آتش بازی سے محظوظ ہوتی رہیں۔

○ صوبائی دارالحکومت میں ملکہ برطانیہ کی آمد پر کوئی بھی شہری مال روڈ پر نہیں آ سکتا تھا۔ کیونکہ ملکہ کا قافلہ پہنچنے سے قبل ہی وہاں غیر اعلانیہ کرفیو لگا دیا گیا تھا۔ پوری مال روڈ پر ماسوائے پولیس اور حساس اداروں کے کارکنوں کے ایک بھی عام شہری نظر نہیں آ رہا تھا۔ ملحقہ سڑکوں پر ٹریفک کا تماشا بنتا رہا۔ سکولوں کے بچے والدین کی آمد کا انتظار کرتے رہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے پاکستان ٹیلی ویژن کے تمام پروگراموں کو بے حیائی' فحاشی اور عریانی سے پاک کرنے اور قومی تشخص سے ہم آہنگ کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ ٹی وی پر اسلامی تعلیمات دکھائی جائیں۔ اچھے ڈرامے دکھائے جائیں۔

○ بینک اکاؤنٹس سکینڈل کے سلسلہ میں سوئٹزر لینڈ نے 8 دسمبر کی مدت میں توسیع کی حکومتی درخواست مسترد کر دی ہے۔ میڈیا مہم سے سوئس حکومت پریشان ہو گئی ہے۔ بینکوں میں کالا دھن رکھنے والے دنیا بھر کے اہم لوگوں نے ایک ماہ میں اربوں ڈالر نکلوا لئے ہیں۔

○ حکومت نے ڈبل سواری پر پابندی میں 10 نومبر تک توسیع کر دی ہے۔

○ ملکہ کے استقبال پر عوامی فلاح و بہبود فنڈز سے پونے دو کروڑ کا خرچ ہوا۔ شاہی قلعہ کی مرمت پر 80 لاکھ گورنر ہاؤس پر 55 لاکھ اور لائٹنگ پر 45 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

○ لاہور سے فیصل آباد جانے والی ٹرین کی ایئر کنڈیشنڈ بوگی کے تمام مسافروں کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ہے۔ آٹھوں ڈاکوؤں نے نان سٹاپ کی ایئر کنڈیشنڈ بوگی میں سیٹیں بک کروائی تھیں۔ فاروق آباد گزرتے ہی بیگوں سے کلاشنکوفیں نکال لیں اور مسافروں سے لاکھوں روپے لوٹ لئے۔

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فرج - فریزر - واشنگ مشین
ٹی وی - گیزر - پنکھے - وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ — انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680، 7231681، 7223204، 7353105

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام /30، 60 گرام /90، 100 گرام /150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
NASIR ناصر
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

پرانی ضدی امراض کے لئے کیوریٹو (ہومیوپیتھک) کورسز

NAME	PRICE	INDICATIONS
ASTHMA COURSE	100-00	دمہ سانس کی تنگی کا مستقل علاج
ATHRA COURSE	175-00	مرض اٹھرا۔ بچوں کا مردہ یا بیمار حالت میں پیدا ہونا۔ قبل از وقت پیدائش یا پیدائش کے بعد جلد فوت ہو جانا
BODY BUILDING COURSE	175-00	کمی خون۔ دبلے پتلے جسم اور پچکے گالوں والے کمزور افراد کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے
DWARFISHNESS COURSE	150-00	قد کا چھوٹا ہونا' جسم کی کمزوری اور بونا پن۔ بچوں اور نوجوانوں کی رکی ہوئی نشوونما وغیرہ کے لئے
HYPERTENTION COURSE	250-00	ہائی بلڈ پریشر (بلند فشار خون) خون کے دباؤ میں زیادتی کا بفضل تعالیٰ فوری اور مستقل علاج
KIDNEY INFECTION COURSE	320-00	گردوں میں سوزش' پیشاب میں خون' پیپ' البیومن وغیرہ آنے کی تکلیف کیلئے
KIDNEY STONE COURSE	320-00	گردے مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کو توڑ کر خارج کرنے کے لئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس ہے
LEUCODERMA COURSE	175-00	برص' پھلبہری' جسم اور چہرہ کی جلد کا جگہ جگہ سے سفید اور سرخی مائل ہونا
PILES COURSE	70-00	بواسیر خونی و بادی ہر دو قسم کیلئے بفضلہ تعالیٰ بہت مفید اور موثر علاج ہے
POLIO COURSE	270-00	بچوں کے فالج (پولیو) جس سے بعض اعضاء خصوصاً ٹانگیں اور بازو سوکھ جاتے ہیں
STERILITY COURSE	170-00	عورتوں کے بانجھ پن (بے اولادی) کیلئے بفضل تعالیٰ کامیاب علاج
URINATION COURSE	70-00	پیشاب کا بار بار اور مقدار میں زیادہ آنے کیلئے بفضل تعالیٰ کامیاب کورس

اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے یا براہ راست خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔
ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون۔ آفس 771/213156(04524) فیکس۔ 212299(04524)